Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ۲ر شہادت ۱۳۵۷ہش ۲ر اپریل ۱۹۷۸ء | نمبر ۷۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ر شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرنے کی کوشش کرو

عبادت میں ذوق و شوق خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتا ہے

"جب تک ذکرِ الٰہی کثرت سے نہ ہو وہ لذّت اور ذوق جو اس ذکر میں رکھا گیا ہے حاصل نہیں ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ۳۳ مرتبہ فرمایا ہے وہ آنی اور شخصی بات ہو گی کہ کوئی شخص ذکر نہ کرتا ہو گا تو آپؐ نے فرمایا ۳۳ مرتبہ کر لیا کرو... اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے آشنا ہو تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ آپؐ نے کبھی ایسی باتوں کا التزام نہیں کیا وہ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنا تھے۔ انسان کو تعجب آتا ہے کہ کس مقام اور درجہ پر آپؐ پہنچے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آپؐ میرے گھر میں تھے رات کو جب میری آنکھ کھلی تو میں نے آپؐ کو اپنے بستر پر نہ پایا مجھے خیال گذرا کہ کسی دوسری بیوی کے گھر میں ہوں گے چنانچہ میں نے سب گھروں میں دیکھا مگر آپؐ کو نہ پایا۔ پھر میں باہر نکلی تو قبرستان میں دیکھا کہ آپؐ سفید چادر کی طرح زمین پر پڑے ہیں اور سجدہ میں گرے ہوئے..... جب انسان میں اللہ تعالیٰ کی محبّت جوش زن ہوتی ہے تو اس کا دل سمندر کی طرح موجیں مارتا ہے وہ ذکرِ الٰہی کرنے میں بے انتہا جوش اپنے اندر پاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸-۲۰)

"عبادت میں ذوق و شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے... آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے اس کے دل میں تڑپ اور بے قراری ہوتی ہے یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۵۵)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

اللہ تعالیٰ کی یاد سب کاموں سے بڑا کام ہے

خدا کا سب سے پسندیدہ کلام سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ہے

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے :-

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت : ۴۵)

ترجمہ :- اللہ (تعالیٰ) کی یاد یقیناً (اور سب کاموں سے) بڑی ہے

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (الاحزاب : ۳۶)

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور اللہ (تعالیٰ) کا بہت ذکر کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ (تعالیٰ) نے بخشش کا سامان اور بڑا انعام تیار کر رکھا ہے۔

احادیث النّبی صلی اللہ علیہ وسلم :-

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَی اللّٰہِ؟ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَی اللّٰہِ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔" (مُسْلِمٌ)

ترجمہ :- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کونسا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام "سبحان اللہ وبحمدہ" ہے (مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاٰنِ۔ اَوْ تَمْلَاُ۔ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" (مُسْلِمٌ)

ترجمہ :- حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ طہارت نصف ایمان ہے اور لفظ "الحمد للہ" گویا میزان کو پُر کر دیتا ہے اور "سبحان اللہ" اور "الحمد للہ" بھر دیتے ہیں یا ان میں سے ہر ایک بھر دیتا ہے آسمانوں اور زمین کے درمیان کو۔ (مسلم)

پبلشر : مسعود احمد ؛ پرنٹر : سید عبدالحی ؛ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ شہادت ۱۳۵۷ھش
۱۲ اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغرب کے دانشوروں کی طرف سے ایک عظیم قرآنی صداقت کا اعتراف

ہم قرآن مجید کی آیات اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی غیر محدود ہستی اور اس کی غیر محدود صفات اور ان کے غیر محدود جلووں کا کبھی احاطہ نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی عقلی استعداد کی حد تک اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانینِ قدرت کی کارفرمائی کا صرف ایک حد تک علم حاصل کر سکتا ہے البتہ وہ کبھی کسی حال میں بھی ان پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے قوانینِ قدرت کی تحقیق و تدقیق کا صحیح طریق یہ ہے کہ انسان اپنی استعداد کے مطابق کارخانۂ عالم کی ہر شئے اور اس میں جاری و ساری قوانین اور اس میں پائے جانے والے خواص کا مطالعہ و مشاہدہ کرتا رہے اور اس مطالعہ و مشاہدہ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بے ہمتا اور اس کی لامتناہی قدرتوں پر ایمان لا کر اس کا حقیقی عبد بننے کی کوشش کرے۔ اس وہم میں مبتلا ہونا کہ انسان اپنی عقل کی مدد سے قوانینِ قدرت کا احاطہ کر کے کائنات کے محکم و ابلغ نظام کے تمام راز معلوم کر سکتا ہے اور ان پر حاوی ہو کر اس کائنات کو اپنی مرضی کے تابع کر سکتا ہے دراصل اپنی جہالت پر مُہرِ تصدیق ثبت کرنے کے مترادف ہے۔

گزشتہ صدی کے اواخر میں مغربی سائنسدان اور دیگر محققین بعض قوانینِ قدرت کے چند ایک پہلوؤں کا علم حاصل کرنے میں اپنی ابتدائی اور سطحی کامیابیوں پر گھمنڈ کرنے کے باعث یہ سمجھنے لگ گئے کہ بہت جلد وہ جملہ قوانینِ قدرت کا احاطہ کر کے کائنات کے پورے نظام پر حاوی ہو جائیں گے اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ طبیعات سے تعلق رکھنے والا کوئی عقدہ بھی لاینحل نہیں رہے گا۔ لیکن جوں جوں وہ تحقیق و تدقیق کے میدان میں آگے بڑھتے چلے گئے ان پر اپنے اس زعم کا باطل ہونا ان پر از خود آشکار ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ اس بارہ میں اہلِ طبیعات کو متعلق قرآن مجید کی بیان کردہ صداقت کا اعتراف کرنا پڑا۔ ان میں سے بہت سوں کو اپنے عجز کا اظہار کرتے ہوئے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ خواہ اپنی دانست میں کائنات کے کتنے ہی عقدے بعض حل کر لیں وہ اس کی تخلیق کے پوشیدہ رازوں پر حاوی ہونے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ کائنات اور اس کا انتہائی عجیب و غریب نظام ایک ناپیدا کنار سمندر کی مانند ہے جسے عبور کرنا کسی انسان کے لئے ممکن نہیں ہے۔

سائنسدانوں، فلاسفروں اور دیگر محققوں کے اس اعتراف کا ذکر مشہور امریکی محقق پروفیسر ہسٹن سمتھ نے اپنے ایک مضمون میں کیا تھا جو معروف امریکی رسالہ "امریکن جرنل" میں ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا تھا۔ ہم یہاں اُن کے اس مضمون کا ایک اقتباس ہدیۂ قارئین کرتے ہیں تاکہ یہ امر آشکار ہو سکے کہ مغربی محققین اب رفتہ رفتہ اُس صداقت کی طرف آ رہے ہیں جسے قرآن عظیم نے آج سے چودہ سو سال پہلے دنیا میں پیش کیا تھا اور جسے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پُر معارف تحریرات میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ دُہرایا ہے اور سائنسدانوں کی سعیٔ لاحاصل پر سے پردہ اٹھایا ہے۔ پروفیسر ہسٹن سمتھ اپنے مذکورہ مضمون میں رقمطراز ہیں:۔

"اب اگر اس زمانہ میں طبیعات کے جدید علم نے ربط و ضبط اور نظام و ترتیب کے انسانی احساس کے لئے ایسے مسائل پیش کر دیئے ہیں جنہیں پیمانوں اور اوزان وغیرہ کو زیادہ نفیس اور باریک بنانے سے بھی حل نہیں کیا جا سکتا۔ بھلا یہاں پیمانوں اور اوزان کی نفاست و باریکی کیا کر سکتی ہے جبکہ مختلف اشیاء کے طریق کار اور ہر اُس ممکن طریقہ میں جس کی مدد سے ہم اشیاء مختلفہ کی کارفرمائی کو محسوس کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں کوئی تعلق یا واسطہ بنتا ہی نہیں۔ مثال کے طور پر ہم ایک ایسے الیکٹرون کو کس طرح تصویری زبان میں ظاہر کر سکتے ہیں جو خلاء میں بیک وقت دو یا دو سے زیادہ مختلف راستوں پر سفر کرتا ہے یا ایک مدار سے دوسرے مدار میں پہنچتا چلا جاتا ہے درآنحالیکہ وہ ان کے درمیانی فاصلہ کو قطعاً عبور نہیں کرتا۔ ہم ایک ایسی خلاء کا کونسا ماڈل بنا سکتے ہیں جو محدود ہو اور ساتھ ہی غیر محدود بھی۔ یا روشنی کو کس نمونہ کے ذریعہ پیش کر سکتے ہیں جو ہر بھی ہے اور ایک ذرہ بھی۔ یہ ایسے مسئلے ہیں کہ جو ہارورڈ کے پی۔ ڈبلیو۔ برج مین جیسے ماہرین طبیعات کو یہ کہنے پر مجبور کر رہے ہیں کہ "عجب نہیں کہ نیچر کی ساخت اور اس کا ڈھانچہ بالآخر ایسا ہی ہو کہ ہمارے انداز ہائے فکر اس پر پورے اُتر ہی نہیں سکتے اور اس بنا پر ہمیں اس امر کی کافی ضمانت نہیں دیتے کہ ہم اس کے بارہ میں سرے سے غور و فکر سے کام لیں ..... یہ دنیا ہماری تحقیق کے دوران بالآخر غائب ہو کر ہمیں دھوکا دے جاتی ہے ...... اور ہم ایک ایسی کیفیت سے دوچار ہو جاتے ہیں کہ جسے ہم بیان کر ہی نہیں سکتے۔ ہم سائنس کے عظیم علمبرداروں کی تقلید میں بالآخر ایک ایسی حد پر پہنچ گئے ہیں جس سے آگے جانا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے حالانکہ ان عظیم پیش رو سائنسدانوں کا ادراک یہ تھا کہ ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جس پر ہم اپنے دماغوں کی مدد سے حاوی ہو سکتے ہیں۔"

(ترجمہ از "امریکن جرنل" مارچ ۱۹۶۲ء صفحہ ۵)

کیا یہ اس قرآنی صداقت کا کھلا اعتراف نہیں ہے کہ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ○ (الکہف آیت ۱۱۰) اور کیا پروفیسر ہسٹن سمتھ کے اس بیان کے ایک ایک لفظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی تصدیق نہیں ہوتی کہ:۔

"اگر ہم عقلمند ہیں تو ہماری عقلمندی یہی ہے کہ ہم خدائے تعالیٰ کی قدرت کے بارہ میں صرف اتنا کریں کہ کلی طور پر اس بات کو تحقیق کر کے دیکھ لیں کہ آیا خدائے تعالیٰ کے اُن کاموں پر نظر کر کے جو اب تک اُس نے کئے ہیں اس بات کا ثبوت پایا جاتا ہے یا نہیں کہ اُس کے عجائب کام اور اس کے غرائبِ قدرت ہماری عقولِ ناقصہ کے دائرہ سے باہر ہیں اور جس طور سے اُس کی ربوبیت اور لایدرک طاقت نے صرفِ اوقات و حاجتِ انصار و آلات سے غنی اور بے نیاز ہو کر یہ عالم بنا ڈالا ہے اُس طرف خیال دوڑانے سے ہماری عقلوں کے پَر جلتے ہیں۔ سو ہماری دانشوری یہی ہے کہ ہم اس کلی طور کی تحقیق سے سبق حاصل کر لیں اور جزئیاتِ عالم کے اُن پیچ در پیچ رازوں کو جو ہمارے اندازۂ عقل اور فہم سے بالاتر ہیں حل کرنے کے لئے اپنے تئیں ناپیدا کنار سمندر میں ڈال کر ہلاک نہ کریں۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹)

حقیقت یہ ہے کہ مغرب کے دانشور ایک عرصہ تک دہریت اور مادہ پرستی کی دلدل میں پھنسے رہنے کے بعد اب رفتہ رفتہ اُن ابدی صداقتوں کی طرف آ رہے ہیں جن کی طرف اسلام نے رہنمائی کی ہے اور جنہیں اس زمانہ میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی شدّ و مد کے ساتھ پیش کیا ہے۔

قطعہ

وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

رہیں گے حیلے سب دشمن کے ناکام
اگر اس کے فضل کے طالب رہو گے
یہ وعدہ ہے خدائے دو جہاں کا
اگر مومن ہو تم غالب رہو گے

نائل قریشی
راولپنڈی چھاؤنی

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ

حضرت مسیح کا سفرِ زندگی ۰ کنعان سے کشمیر تک

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں ایک آیت میں صریح کشمیر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح اور اس کی والدہ صلیب کے واقعہ کے بعد کشمیر کی طرف چلے گئے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ۔ یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی والدہ کو ایک ایسے ٹیلے پر جگہ دی جو آرام کی جگہ تھی اور پانی صاف یعنی چشموں کا پانی وہاں تھا۔ سو اس میں خدا تعالیٰ نے کشمیر کا نقشہ کھینچ دیا ہے۔"

(حاشیہ صفحہ ۱۶ اشاعت ۱۹۳۳ء)

اسی کتاب میں سورہ فاتحہ سے استدلال کرتے ہوئے لفظ (الضَّآلِّیْنَ) کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"یہ میرے نزدیک ان کے لئے بشارت ہے کہ کسی وقت جھوٹے مذہب سے نجات پا کر اسلام میں گھس جائیں گے اور رفتہ رفتہ مشرکانہ عقائد ..... کو چھوڑتے چھوڑتے رنگ مسلمین موحدین ہو جائیں گے۔"

(حاشیہ صفحہ ۶۶)

نور الحق میں عربی عبارت کا ترجمہ بایں الفاظ خود فرمایا:۔

"میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ (یعنی اہل یورپ) اسلام سے اندھے ہیں اور عنقریب ان میں سے اس ملت کے بچے پیدا ہوں گے اور ان کے منہ الٰہی دین کی طرف پھیرے جائیں گے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے جو ہر ایک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اس حق سے آنکھ بند نہیں کرتی جو کھل گیا ہے اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہیں کرتی اور ڈھونڈتی ہے۔ تھکتی نہیں اور جو ڈھونڈے گا پائے گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد پاوے۔" (نور الحق صفحہ ۴۲ حصہ اول (۱۸۹۸ء)

عربی کتاب "الہدیٰ" میں فرماتے ہیں:۔

"اگر قبر مسیح کو کھولا جائے تو البتہ سے شواہد ظاہر ہوں گے اور اسرار کا انکشاف ہوگا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔"

(ص ۱۲۷ ۔ عربی عبارت کا مفہوم)

ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب نے راقم الحروف سے بیان فرمایا کہ ان کے والد محترم سید فضل شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے وہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک موقع پر فجر کی نماز میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب امامت کر رہے تھے۔ انہوں نے آیت وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ پڑھی تو میرے دل میں نہایت زور کے ساتھ خیال پیدا ہوا کہ شاید کسی زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بھی کھودی جائے گی۔ یہ خیال نہایت شدت کے ساتھ میرے ذہن میں پوری نماز کے دوران قائم رہا۔ نماز ختم ہونے کے بعد میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے یہ عرض کی کہ میرے دل میں یہ خیال نماز کے دوران آیا کہ شاید حضرت مسیح کی قبر کبھی کھودی جائے گی۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ شاہ صاحب آپ کا خیال بالکل ٹھیک ہے اور ممکن ہے کہ آئندہ کسی زمانہ میں حضرت عیسیٰ کی قبر کھودی جائے اور اس میں سے بعض کتبے دستیاب ہو سکیں جس سے ہمارے خیال کی تائید ہو جائے گی۔

بہرحال قرآن کی رو سے اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ کے ایک پہلو میں یہ پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ قبروں کو کھودا جائے گا۔ اور ان کے اندر سے جو کچھ نکلے گا اسے پھیلا دیا جائے گا۔ اس طرح تاریخی اسرار منکشف ہو جائیں گے چنانچہ عصر حاضر میں اشرار و اخیار کی قبریں کھولی گئیں اور ان آثار کی مدد سے نئے نئے تاریخی حقائق دنیا کے سامنے لائے گئے۔ فراعنہ مصر کی قبروں سے تاریخ قدیم کے نئے نئے گوشے سامنے آئے اور قرآن حکیم کی پیشگوئی کے مطابق یہ بھی پتہ لگ گیا کہ فرعون موسیٰ کی لاش بالکل محفوظ ہے۔ اسی طرح سمرقند میں تیمور کی قبر کھولی گئی جسے گور امیر کہتے ہیں اور تیمور کے خدوخال کو Reconstruct (دوبارہ مرتب) کیا گیا [1] اب اس کے سراپا کی تصویر روسی علماء نے شائع کر دی ہے۔

تاریخ کلیسیا میں ذکر ہے کہ توما کی قبر جو کہ مدراس کے قریب مائیلاپور میں ہے کھولی گئی اور اس میں سے کچھ ہڈیاں سمیٹ کر اڈیسہ میں لا کر دفن کر دی گئیں۔ عصر حاضر میں روم میں پاپائے اعظم کے حکم پر مقدس پطرس کی قبر کو کھولا گیا۔ بہت گہری کھدائی کی گئی یہ قبر ویٹی کان میں موجود ہے بعض علماء کا خیال ہے کہ کوئی ایسا یقینی ثبوت نہیں ملا کہ مقدس پطرس اس جگہ دفن ہیں

M.I. Finley اپنی کتاب Aspects of Antiquity میں لکھتے ہیں کہ ویٹی کان میں جب مقدس پطرس کی قبر کھودی گئی تو بہت شور اٹھا۔ ساری دنیا میں تحقیق و جستجو کی ایک لہر دوڑ گئی لیکن آثار قدیمہ کے نقطہ نظر سے ہم نہیں کہہ سکتے کہ مقدس پطرس یہاں دفن ہیں۔ اس قسم کا کوئی یقینی ثبوت نہیں ملا (ص ۱۹۱)

اسی طرح یروشلم میں حضرت مریم صدیقہ کی ایک قبر بتائی جاتی تھی۔ ویٹی کان کے زیر اہتمام اس قبر کو کھول کر دیکھا گیا۔ تو وہ بالکل خالی پائی گئی۔ پوپ اس سے قبل اعلان کر چکے ہیں کہ مریم آسمان پر اٹھالی گئیں ان کے نزدیک مریم کی قبر کا خالی پایا جانا مزید ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ زمین پر فوت نہیں ہوئیں (گویا زمین پر حسب خرشادہ کی قبر نہیں ہے وہ آسمان پر ہوتا ہے)

یہ مثالیں میں نے اس لئے بیان کی ہیں کہ قبروں کو کھول کر تاریخی حقائق کو منظر عام پر لانا مذہبی اور غیر مذہبی حلقوں میں کوئی خلاف معمول بات نہیں۔ اسی بات کے پیش نظر ایک سپینش فلاسفر اور جرنلسٹ نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ یوز آسف سر نہرست ہے تا کہ حقیقت حال کا پتہ لگ جائے۔ صاحب موصوف کا نام A FABER KAISER (فیبر قیصر) ہے وہ اپنی کتاب "Jesus died in Kashmir" (مسیح کشمیر میں فوت ہوئے) کے آخر میں بحث کو سمیٹتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"چونکہ یقینی ثبوت نہیں مل رہے۔ اس لئے میرا یہ یقین ہے کہ اگر ان قبروں کو سائنٹیفک تحقیق و جستجو کے لئے کھول دیا جائے تو حقیقت حال کا مکمل انکشاف ہو سکتا ہے اس کے علاوہ میری تجویز یہ ہے کہ بائیبل سکالرز، علماء اسلام، مستشرقین، ماہرین تاریخ قدیم اور اسلامیات کے محققین پر مشتمل ایک ورلڈ کانگرس بلائی جائے اور ان کے سامنے سارے حقائق رکھ دیئے جائیں صرف اسی طریق پر ہم یقینی نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔"

(ص ۱۶۵ ۔ ۱۶۶)

اس موقعہ پر اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ فوٹو گرافی میں حیرت انگیز ترقی کے پیش نظر قبروں کو کھولنا بھی چنداں ضروری نہیں۔ کھولے بغیر اندرون قبر کا عکس لیا جا سکتا ہے۔ بہرکیف جو بھی صورت ہو سب سے اول قبر یوز آسف کا عکس حاصل کرنا ضروری ہے تا کہ ساری دنیا کو پتہ لگ جائے کہ یہ کسی فرستادہ خدا کی قبر ہے جو کہ انیس سو سال سے مرجع خلائق ہے۔ اسی طرح کاشغر اور کوہ مری میں مریم نامی خواتین کی قبریں ہیں۔ ان کی بھی سائنٹیفک تکنیک کے مطابق تحقیق (Investigation) کی جا سکتی ہے۔ جب دنیوی عدالتوں کے حکم سے مقدمات کے انفصال کے لئے قبریں کھول لی جاتی ہیں تو بین الاقوامی مقدمات مذہبی کے لئے تحقیق و جستجو میں مضائقہ نہیں ہونا چاہیے۔

کشمیر میں ایک مشہور مزار قبر موسیٰ کے نام سے مشہور ہے وہاں عصائے موسیٰ بھی ہے۔ بنی اسرائیل میں موسیٰ کا نام بہت

میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے یہ روایت شیخ عبدالقادر سے بیان کی ہے

دستخط

ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ

---

[1] ہندا صاحب مرحوم کی کتاب "تیمور" ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام تھا۔ مشہور سیاح برنیئر نے بھی بتایا ہے
کہ کشمیر میں موسیٰ نام بکثرت رکھا جاتا ہے
یہ بات ان کے بنی اسرائیل ہونے پر دلالت
کرتی ہے۔ اہل کشمیر میں موسیٰ نام کون بزرگ
تھے جو کہ باندی پورہ میں ایک شاہ اب بہاڑ
پر دفن ہیں۔ یہ عقدہ بھی حل طلب ہے۔

تورات سے معلوم ہوتا ہے کہ خروج
مصر کے بعد بنی اسرائیل اپنے بزرگ نبی حضرت
یوسف ؑ کی ہڈیاں اٹھائے پھرتے تھے۔ ہو
سکتا ہے کہ جلاوطنی کے وقت قبر موسیٰ سے
کچھ ہڈیاں سمیٹ لی گئی ہوں اور کشمیر میں لا کر دفن
کر دی ہوں۔

یہی وجہ ہے کہ تورات میں ہے کہ۔
"موسیٰ ؑ کی قبر کو آج تک کوئی
نہیں جانتا کیونکہ حقیقی قبر بے نشان
کر دی گئی ہے"

تورات میں لکھا ہے کہ:۔
خروج مصر کے وقت حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے حضرت یوسف ؑ کی ہڈیاں
محفوظ کر لیں اور انہیں قافلے کی تحویل
میں ارض مقدسہ کی طرف لے آئے۔ چالیس
سال کی صحرا نوردی میں یہ ہڈیاں ایک تابوت
میں بنی اسرائیل کے ساتھ رہیں۔ یشوع
بن نون کے زمانہ میں فتوحات شروع
ہوئیں پھر بھی دفن نہیں ہوئیں۔ یشوع
بن نون کی وفات کے بعد جدون (الخلیل)
میں دفن کی گئیں۔ گویا نصف صدی تک
بنی اسرائیل اپنے پیغمبر کی ہڈیاں اٹھائے پھرتے
رہے۔ پس جلاوطنی کے زمانہ میں بخت نصر
نے قبروں کو اکھاڑ پھینکنے کا اعلان کیا تو
حضرت موسیٰ ؑ کی قبر میں سے کچھ ہڈیاں
نکال لی گئیں۔ قبر کو بے نشان کر دیا۔ بعد
ہڈیاں کشمیر میں لا کر دفن کی گئیں۔

یہ مفروضہ بھی قبر کھولنے اور الواح
کے ملنے پر صحیح یا غلط ثابت ہو سکتا ہے
بہرحال قیصر تنیزر نے قبر موسیٰ
کھولنے کی تجویز بھی پیش کی ہے

○

چوہدری محمد امجد خان صاحب کی افسوسناک وفات

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے امیر و مشنری انچارج۔ نائیجیریا

مکرم چوہدری محمد امجد خان صاحب
انجینئر جو گزشتہ پانچ سال سے نائیجیریا
میں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں مقیم
تھے۔ ۱۱ فروری کو اچانک بینو دریا
(Benue River) میں ڈوب کر
وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

واقعہ یوں ہوا کہ ۱۱ فروری کو سٹیٹ
کے گورنر ان کے علاقہ ANKPA میں
دورہ پر آئے اور ان کے کام سے جو انہوں
نے واٹر بورڈ میں بحیثیت پرنسپل واٹر
انجینئر کیا تھا بہت خوش ہوئے اگلے
روز گورنر موصوف نے بعید میل دور ایک
مقام پر ایک دوسرا واٹر پراجیکٹ کو ترقی
دینے کی خواہش کا اظہار کیا اور مکرم
امجد صاحب کو وہاں چلنے کے لئے کہا۔ لہذا
یہ آپ نے گورنر صاحب کے ساتھ دورہ کیا
سے فراغت کے بعد اپنے ایک رفیق کار
کے ساتھ (جو مصری ہیں) بینو دریا پر پکنک
کا پروگرام بنایا۔ اسی مصری رفیق کار کے
بقول نہاتے نہاتے آپ گہرے پانی میں
چلے گئے اور اچانک ڈوب گئے۔ آپ
کی لاش اگلے روز ملی جسے وہاں سے
تقریباً ساڑھے چار سو میل دور جاس
(JOS) کے ہسپتال کے سرد خانہ میں
محفوظ کی گئی۔

چونکہ برادرم امجد صاحب ایک ایسی
جگہ پر مقیم تھے جو شہر سے بہت دور
تھی اور ایسی جگہ تھی جہاں سے رابطہ
کی صورت بہت مشکل تھی اس لئے خاکسار
کو اس واقعہ کی اطلاع تیسرے روز
۱۳ فروری کی شام ۵ بجے کے قریب ملی۔
اگلے روز علی الصبح خاکسار اور
برادرم مولوی صفی الرحمن صاحب خورشید
لیگوس سے بذریعہ کار روانہ ہوئے اور
۵۰۰ میل کا سفر طے کر کے وہاں پہنچے
وہاں پہنچنے سے ان کے بیوی
بچوں کو ایک گونہ تسلی کی صورت ہوئی
وہاں پہنچ کر تمام صورت حال کا جائزہ
لیتے ہوئے امور کو حفظ ادا کرنے کی توفیق ملی
جاس (JOS) کی جماعت اور
وہاں پر مقیم پاکستانی دوستوں کو بھی اس
اچانک وفات کی خبر ملی تو انہوں نے بھی
نہایت محنت اور اخلاص کے ساتھ ہر
ممکن تعاون پیش کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

آپ کی لاش کو پاکستان بھجوانے
میں بعض مشکلات تھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ
نے تمام مشکلات کو آسان کر دیا اور ان
کی لاش پاکستان بھجوانے کی صورت نکل
آئی۔ اور مکرم مولوی صفی الرحمن صاحب
خورشید ان کی لاش کے ہمراہ مورخہ
۲۵ فروری کو کانو سے روانہ ہوئے۔
روانگی سے قبل ۲۴ فروری کی شام کو
جاس (JOS) میں اور ۲۵ فروری
کی صبح کانو میں ان کی نماز جنازہ ادا کی
گئی۔ جس میں کافی احباب نے شمولیت فرمائی

چوہدری صاحب موصوف موصی تھے
اور اپنے وصیت کے چندہ جات کی ادائیگی
میں بہت مستعد اور محتاط تھے ان کو
خود بھی اس بات کا احساس تھا کہ
موت کا کچھ پتہ نہیں حساب صاف ہونا
چاہیئے۔ حال ہی میں پاکستان میں
رخصت گزارنے کے بعد آئے تھے وہاں
پر بھی حصہ جائیداد اور حصہ آمد کی ادائیگی
کر کے آئے تھے اور اسی طرح وہاں آپ
نے اپنی اہلیہ کو بھی اس بابرکت نظام میں
شامل کیا۔

خاکسار کا مکرم چوہدری صاحب مرحوم
سے نائیجیریا کے قیام کے دوران ہی تعارف
حاصل ہوا تھا۔ اور خاکسار نے ان کو
احمدیت سے والہانہ محبت کرنے والا
پایا۔ ان کی ساری خوشی اسی بات میں
تھی کہ جس طرح ممکن ہو انہیں اسلام کی
خدمت کی توفیق ملتی رہے۔ ان کا قیام
ملازمت کے سلسلہ میں ایسی جگہوں پر
تھا جہاں ہماری جماعتیں قائم نہ تھیں
لیکن انہوں نے اپنے لحاظ سے وہاں
جماعت کو متعارف کرانے کی ہر ممکن کوشش
کی اور قریبی جماعتوں سے ہر ممکن رابطہ
رکھا۔ جماعت کے ہر جلسہ اور میٹنگ میں
پورے اہتمام سے شمولیت ان کا وصف
تھا اور جو خدمت بھی ان کے سپرد کی
جاتی اسے انتہائی لگن اور ذمہ
داری کے ساتھ سرانجام دیتے۔

ان کا قیام لمبا عرصہ تک اکوانگا
(AKWANGA) کے مقام پر رہا۔ اسی
جگہ پر انہوں نے زمین کا ایک قطعہ
جماعت کے لئے خریدا۔ پھر اس پر اپنے
ہی خرچ سے چندہ کر کے بھی تعمیر کروائے تاکہ
مشنری کی رہائش اور نمازوں کے لئے جگہ
میسر آسکے۔ یہاں پر اپنے قیام کے دوران
آپ نے اردگرد کے مقامات پر جماعت
کو متعارف کرانے کی از حد کوشش فرمائی
اس سلسلہ میں متعدد مالی اخراجات کا
بوجھ بھی بخوشی برداشت کیا۔

مکرم محمد امجد صاحب مرحوم کو خلافت
سے شدید لگاؤ اور جماعت کے ساتھ گہرا
تعلق تھا۔ ان کا اوڑھنا بچھونا جماعت
اور دین کی خدمت تھا۔ جماعت کی
کسی معمولی سے معمولی خدمت کو بھی بڑے
شوق اور اہتمام سے ادا فرماتے۔ رفیع
ایبشہ (Ahmadiyya) میں ہماری جماعت
کے سکول کھولنے کی تجویز پیش ہوئی تو
خاکسار نے یہ خدمت ان کے سپرد کی اور
انہوں نے باوجود فاصلہ بعید اور تکلیف دہ
ہونے کے اس خدمت کو پوری طرح ادا
کی اور اس سکول کے قیام اور ترقی
میں کوشاں رہے۔ یقیناً اس سکول کے
قیام اور ترقی میں ان کا وافر حصہ تھا۔

اسی طرح احمدیہ کلینک بکورو
(BUKURU) میں بھی تعمیر کے ابتدائی مراحل
میں انہوں نے ہمیشہ اپنا دست تعاون
پیش کیا۔ حال ہی میں گزشتہ ماہ جب
خاکسار نے ان سے جاس (JOS) میں
مسجد کے قریب بعض کوارٹرز کی تعمیر کے
سلسلہ میں بعض مشکلات کا ذکر کیا تو انہوں
نے ذاتی اور فوری دلچسپی سے ان کا حل
پیش کیا۔ غرضیکہ کوئی بھی جماعتی کام ہوتا
تو اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہر
قربانی کے لئے تیار ہو جاتے۔ جماعت کے
لوگوں سے اور خاص طور پر مقامی لوگوں
سے ان کا تعلق بہت ہی اخوت و محبت
کا تھا۔ اسی وجہ سے ان کی شخصیت
بہت ہی ہر دلعزیز تھی۔ ان کی وفات
کے بعد اس کا انتہائی گہرا اثر دیکھنے میں
آیا۔ لوگ نہ صرف ان کے حسن سلوک
سے متاثر تھے بلکہ ان کی تعریف میں
رطب اللسان تھے اور وہ گریال کے
ان کے محکمہ کے لوگ بھی ان کے کام
اور سلوک سے بہت متاثر تھے۔ ان کی
اچانک وفات سے سب دلی
محزون تھے۔ غرض جس سے بھی ایک دفعہ
واسطہ پڑا وہ ان کے حسن اخلاق اور
جاذب شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ
رہا۔ غرباء کے لئے بہت ہی رحمدل تھے
ان کی ہر ممکن طریق سے مدد اور دلجوئی
فرماتے۔ سخاوت کا وصف بہت
نمایاں تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ آپ کی اچانک
وفات سے نہ صرف ان کے خاندان اور
* عزیز و اقارب کو ہی صدمہ پہنچا ہے
بلکہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کو بھی ناقابل
تلافی نقصان ہوا ہے

خدا تعالیٰ ان کو اپنی خیر معمولی مغفرت
اور رحمت سے نوازے اور ان کے بیوی
بچوں کا حافظ و ناصر اور بہترین کفیل ہو
(آمین!)

○

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت
کو فروغ دیجیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات اماء اللہ کیلئے ضروری اعلانات

امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ :۔

لجنہ مرکزیہ کے تحت منعقد ہونے والا پہلا امتحان جون کے آخری جمعہ کو منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ۔ ہر صدر کا فرض ہے کہ وہ فوری طور پر دفتر کو مطلع کرے کہ انہیں کتنی تعداد میں پرچے درکار ہیں؟ قبل ازیں بھی پرچہ جات کی معیّن تعداد کے بارہ میں دریافت کیا گیا تھا مگر تاحال کسی لجنہ کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ براہِ مہربانی اس کی طرف توجہ دیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد چہارم :۔

بہنوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تاریخ لجنہ کی جلد چہارم شائع ہو چکی ہے تمام لجنات مطلوبہ تعداد سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دیکر کتب منگوا لیں۔ قیمت فی کتاب مجلّد بیس روپے ہے۔ تاریخ لجنہ جلد سوم بھی بہت تھوڑی تعداد میں موجود ہے۔ (صدر لجنہ مرکزیہ)

برائے توجہ سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ :۔

اجتماع سالانہ ۱۹۷۷ء لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ میں لجنات کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ناصرات کے چندہ ممبری کی شرح نہیں بڑھائی گئی اور سابقہ شرح دس پیسے فی ممبر ہی برقرار رکھی گئی کیونکہ لجنات نے سوفیصدی وصولی کے ذریعہ بجٹ پورا کرنے کا وعدہ کیا تھا اور شرح نہ بڑھانے پر اصرار کیا تھا لیکن پہلی سہ ماہی اکتوبر تا دسمبر ۱۹۷۷ء کے بجٹ میں ۵۱۰-۰۸ کا خسارہ ہے۔ اگر پوری توجہ سے سوفیصد وصولی نہ کی گئی اور بقایا نہ صاف کیا گیا تو مجبوراً چندہ کی شرح بڑھانی پڑے گی۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانات نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم خلیفہ عبد الباسط صاحب حال ٹورنٹو کینیڈا کا نکاح عزیزہ نادرہ مظفر بنت میاں مظفر الدین صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے کے عوض مکرم آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن میں بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۹۷۸ء پڑھا اور مکرم جناب چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت ماڈل ٹاؤن لاہور نے دعا کرائی۔

خلیفہ عبد الباسط حضرت خلیفہ نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ آف جموں و کشمیر کے پڑپوتے اور حضرت خلیفہ عبد الرحیم صاحبؓ کے پوتے ہیں اور برادرم خلیفہ عبد العزیز صاحب نیشنل امیر کینیڈا کے بھتیجے ہیں۔ عزیزہ نادرہ مظفر اور خلیفہ عبد الباسط خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کی نواسی اور نواسے ہیں۔ احباب جماعت اس رشتہ کے مثمر بثمرات حسنہ اور دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بننے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (خلیفہ عبد المنان 5/F/3 سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

۲۔ میرے بیٹے عزیزم نصیر احمد بھٹی سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح زکیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری احمد جان صاحب آف مصطفےٰ آباد لاہور کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی بشیر الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے مورخہ ۲۴ مارچ بروز جمعہ بمقام دار الذکر لاہور پڑھا۔ نصیر احمد صاحب بھٹی حضرت میاں علی محمد صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف لکھا نوالی ضلع سیالکوٹ سابق "آنریری انسپکٹر وصایا" کا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے (آمین)

(منظور احمد سعید۔ لکھا نوالی منزل دار الصدر غربی۔ ربوہ)

یہ نقدی کس کی ہے؟

۳/۲۸ ۔۴ شام کو کچھ نقدی صدر انجمن احمدیہ کے کوارٹرز کے قریب سے پڑی ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔

(صوبیدار عبد المنان کوارٹر ۵۳ متصل مسجد مبارک ربوہ)

ولادت

۱۔ خاکسار کے ماموں محمد اقبال صاحب آف ٹوپی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۳/۱۸ کو تیسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور صالحہ اور خادمہ دین بنائے آمین ثم آمین۔

(ارشاد احمد خان درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

۲۔ عزیزم برادرم محمود احمد صاحب حال امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام رضوان احمد رکھا ہے۔ نومولود مکرم رشید احمد صاحب امریکن کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی، برکتوں بھری لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین اور لواحقین کے لئے قرۃ العین بنائے، آمین۔

(محمد اسمٰعیل۔ دار الصدر جنوبی ربوہ)

درخواست ہائے دعاء

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب سرگودھا کے والد مکرم حاجی عبد الرحمٰن صاحب کا موتیا کا آپریشن ہوا ہے۔
۲۔ مکرم ابرار احمد جاوید صاحب متعلم ایم۔ بی بی ایس نشتر کالج کا اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے۔
۳۔ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ آف گھوگھیاٹ سرگودھا عرصہ سے بیمار ہیں۔
۴۔ مکرم راجہ بشیر الدین احمد صاحب دار البرکات ربوہ کی اہلیہ چار ماہ سے بیمار ہیں۔
۵۔ مکرم نثار احمد صاحب ابن عبد الرشید غوری صاحب فیصل آباد کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔
۶۔ مکرم شیخ محمد اکرام اظہر شالامار ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ عابدہ خانم عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔
۷۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب بُٹر کرتو ضلع شیخوپورہ سانس اور دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔
۸۔ مکرم محمد یونس صاحب گنج مغلپورہ لاہور کے عزیز بشارت الٰہی جمیل بیمار ہیں۔
۹۔ مکرم مشتاق احمد صاحب وزیر آباد کا اکلوتا بیٹا بیمار ہے۔

احباب کرام ان سب بیماروں کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ہومیوپیتھک و بایوکیمک

کتب و ادویات

ٹنکچرز۔ پوٹنسیاں ۶-۳۰-۲۰۰-۱۰۰۰- دس ہزار اور لاکھ طاقتوں میں نیز گولیاں۔ ٹکیاں شوگر آف ملک اور دیگر سامان تھوک و خوردہ مقررہ نرخوں پر دستیاب ہیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶

گمشدہ لڑکا

ایک لڑکا بعمر دس سال مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۷۸ء سے گم ہے۔ بچے کا ذہنی توازن درست نہیں ہے اور وہ بول نہیں سکتا۔ بچے نے جامنوں رنگ کی قمیص پہن رکھی ہے جس کی پچھلی طرف "گول بازار۔ ربوہ" سرخ دھاگے سے کاڑھا ہوا ہے۔ اس کی ناف کے نیچے آپریشن کا لمبا نشان ہے۔

اگر کسی صاحب کو علم ہو تو براہِ مہربانی اس پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں :۔

شریف گولڈ سمتھ
گول بازار۔ ربوہ

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

ہمارا نصب العین

خدمت ۔ دیانت ۔ امانت

پاکیزہ فضا، پُر وقار ماحول میں سکونت اختیار کیجئے۔ مرکزِ احمدیت ربوہ میں رہائشی پلاٹ خریدنے کا نادر موقع!

تفصیلات کے لئے رجوع کیجئے

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ
فون نمبر ۵۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلسِ مشاورت کی مختصر رُوداد

صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید، وقفِ جدید کے سالانہ میزانیوں پر غور اور اہم سفارشات

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

ربوہ یکم اپریل۔ آج صبح سوا نو بجے جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال (ایوانِ محمود) میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

رپورٹ اضافہ جات بجٹ بدورانِ سال:۔

اس کے بعد مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے سیکرٹری مجلس مشاورت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اضافہ جات دورانِ سال کی تفصیل اور وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے وصول ہوئیں مگر صدر انجمن احمدیہ نے بعض وجوہ کی بناء پر انہیں مجلس مشاورت میں پیش کرنے سے اتفاق نہیں کیا تھا اور حضور ایدہ اللہ نے انہیں پیش نہ کرنے سے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی سفارش منظور فرمائی تھی۔

رپورٹ تعمیل فیصلہ جات سالِ گزشتہ:۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب گزشتہ سال کی مجلس مشاورت میں جو فیصلے ہوئے تھے ان کی تعمیل سے متعلق رپورٹیں پیش کی جائیں۔ حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے پہلے نظارت تعلیم اور پھر صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کی حیثیت سے نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق فیصلوں کی تعمیل کے بارہ میں رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو ارشاد فرمایا کہ اسٹیج پر تشریف لاکر بقیہ کارروائی کو جاری رکھنے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بٹائیں چنانچہ محترم چوہدری صاحب سٹیج پر تشریف لائے اور آپ کو اس اجلاس میں کچھ دیر حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

رپورٹ سب کمیٹی بیت المال:۔

اس کے بعد سب کمیٹی بیت المال کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا نے ایجنڈا کی تجویز ۲ (میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت سال ۱۳۵۸-۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۹۷۸-۱۹۷۹ء) سے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے فرمایا سب کمیٹی نے اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی رائے کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ کے پیش کردہ بجٹ کو منظور کر لینے کی سفارش کی ہے۔ تنخواہوں میں اضافہ کی تجویز سے بھی اسے اتفاق ہے۔ اس اضافہ کیلئے چونکہ اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی رپورٹ کو ہی بنیاد بنایا گیا تھا اس لئے آپ نے اس رپورٹ کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا جو اس تجویز سے متعلق تھا۔ نئے گریڈز اور ان میں فکسیشن (FIXATION) کے نتیجہ میں جو بوجھ بجٹ پر پڑے گا اس کے لئے بجٹ میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا بلکہ اس کو پورا کرنے کے لئے عام مدات سائر (جن میں اضافہ درکار تھا) میں اضافہ پانچ فیصد تک محدود کر دیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل مدات میں حالیہ گرانی کی وجہ سے اضافہ ضروری ہے اس لئے انہیں اس فیصلہ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے:۔

(۱) صیغہ پرائیویٹ سیکرٹری "الف" (۲) مد خورونوش دار الضیافت (۳) خورونوش جلسہ سالانہ (۴) اخراجات جلسہ سالانہ (فضل عمر ہسپتال) (۵) امداد انجمن ہائے مقامی اور گرانٹ ضلع وار نظام۔

۲۔ اس سال ریزرو برائے واپسی قرضہ جات کی مد میں رکھی جانے والی رقم کو ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

۳۔ ریزرو برائے اضافہ جات دورانِ سال میں کمی کر دی جائے۔

محترم مرزا صاحب نے یہ بھی بتایا کہ سالہائے ماسبق میں اوسط اضافہ آمد کے مطابق آئندہ سال کا بجٹ بھی آمد کے ہر شعبہ میں دس فیصد اضافہ کے ساتھ تجویز کیا گیا ہے اور چونکہ گزشتہ سالوں میں نہ صرف بجٹ پورا ہوتا رہا ہے بلکہ زائد آمد بھی ہوتی رہی ہے اس لئے انشاء اللہ یہ بجٹ بھی پورا ہو جائے گا۔

آپ نے مزید بتایا کہ موصی احباب کے مقابلہ میں غیر موصی احباب کی تعداد چار گنا ہے لیکن چندہ دونوں کا برابر ہے حالانکہ ان کی طرف سے وصول ہونے والے چندہ عام کی مقدار مجوزہ رقم سے بہت زیادہ ہونی چاہیئے اس لئے غیر موصی احباب کو اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مکرم عبدالسلام خان صاحب پشاور، مکرم شیخ محمود الحسن صاحب لاہور، مکرم محمد اسحٰق صاحب لاہور، مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی، مکرم رانا محمد خان صاحب بہاولنگر، مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب سیالکوٹ، مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب لاہور اور مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی نے بجٹ پر عمومی بحث میں اور مکرم محمد اسحٰق صاحب لاہور نے تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے فرمایا کہ جو دوست اس بات کے حق میں ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ آمد و خرچ (۱،۰۰،۸۵،۸۷ روپے) کو ان سفارشات کے ساتھ جو سب کمیٹی بیت المال نے کی ہیں منظور کر لینے کی سفارش کی جائے وہ کھڑے ہو جائیں چنانچہ سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق اسے منظور کر لینے کی سفارش کی۔

اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ نے محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کو بقیہ کارروائی کو جاری رکھنے میں ہاتھ بٹانے کے لئے اسٹیج پر تشریف لانے کا ارشاد فرمایا چنانچہ محترم مرزا صاحب اسٹیج پر تشریف لے آئے اور آپ کو اجلاس کے اختتام تک حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

میزانیہ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان:۔

اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد پر سب کمیٹی تحریکِ جدید و وقفِ جدید کی رپورٹ اس کمیٹی کے صدر مکرم چوہدری احمد دین صاحب فیصل آباد نے پڑھ کر سنائی۔ اس رپورٹ میں بعض سفارشات کے ساتھ ایجنڈا کی تجویز نمبر ۵ (میزانیہ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان) کو منظور کر لینے کی سفارش کی گئی تھی۔ سفارشات یہ ہیں:۔

۱۔ جملہ مطالبات تحریک جدید کو عموماً اور مطالبہ سادہ زندگی کو خصوصاً جماعت کے سامنے کثرت سے لایا جائے۔

۲۔ ہر سال ایک ہفتہ تحریک جدید منایا جائے جس میں مالی مطالبات کے علاوہ دوسرے مطالبات کو بھی جماعت کے سامنے رکھا جائے۔

۳۔ پندرہ لاکھ کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے احباب جماعت نے حضور کی آواز پر بڑی مستعدی سے لبیک کہا ہے مگر ابھی مزید کوشش کی گنجائش ہے۔ اس لئے

ا۔ جو دوست ابھی اس جہاد میں شامل نہیں ہوئے انہیں اس میں شامل کیا جائے۔

ب۔ حیثیت سے کم معیار کے مطابق چندہ دینے والوں کو معیار کے مطابق چندہ دینے کی تلقین کی جائے۔

ج۔ معاونینِ خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مکرم محمد اسحٰق صاحب لاہور، مکرم اقبال احمد صاحب راجن پور، مکرم عبدالغفار صاحب ڈار راولپنڈی، مکرم ملک محمد شریف صاحب لاہور، مکرم میاں بشیر احمد علی صاحب جھنگ اور مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا نے عمومی بحث میں اور مکرم محمد اسحٰق صاحب لاہور نے تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔

بالآخر نمائندگانِ مجلس مشاورت سے آراء طلب کی گئیں اور انہوں نے سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اور رپورٹ میں بیان کردہ سفارشات کے ساتھ تحریک جدید انجمن احمدیہ کے میزانیہ آمد و خرچ (۲،۶۶،۵۶،۱۴۰) کو منظور کر لینے کی بالاتفاق سفارش کی۔ (باقی)

درخواستِ دُعا و شکریۂ احباب

میرے بڑے بھائی صاحب کی طرف سے ہمارے والد حضرت مرزا برکت علی صاحب کی تشویشناک بیماری کا اعلان شائع ہونے پر کثرت سے احبابِ کرام ان کی صحت کے متعلق دریافت فرما رہے ہیں۔ موجودہ شدید پریشانی میں خطوط کا جواب دینا تو ممکن نہیں مگر میری والدہ محترمہ اور سب بہن بھائی احباب کے از حد ممنون ہیں اور ان کی دعاؤں کے پہلے سے زیادہ محتاج ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ایف۔ آر۔ سی۔ ایس بڑی محبت سے علاج کر رہے ہیں اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہومیوپیتھک دوائیاں بھی دے رہے ہیں جن سے بفضلہ تعالیٰ ٹوٹی ہوئی ہڈی کا درد تو پہلے سے کافی کم ہو گیا ہے مگر نقاہت اور بے چینی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ تمام احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگ والد صاحب کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا فضل الرحمٰن نزد مسجد دار البرکات ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴